کشف المحجوب
اردو

تصنیف

حضرت شیخ مخدوم علی ہجویری ثم اللاہوری
المعروف بہ داتا گنج بخش
رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام

وقار علی بن مختار علی

ناشر:- مکتبہ تھانوی دیوبند "یوپی"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کشف المحجوب اردو

مصنف

حضرت شیخ مخدوم علی ہجویری ثم لاہوری

المعروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

باھتمام

وقار علی بن مختار علی

ناشر

مکتبہ تھانوی، دیوبند، یوپی

اور مجنون کے ارادہ کا جمع ہونا لیلیٰ میں اس لئے کہ مجنوں کو سوا لیلیٰ کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا۔ اس کے خیال میں تمام جہان بلکہ کل موجودات صورت لیلیٰ کی ہو رہا تھا اور اس کی مانند بہت باتیں ہیں جیسا کہ ابویزید رحمۃ اللہ علیہ ایک دن اپنی عبادت گاہ میں تھا ایک شخص آیا اور اس نے کہا ھَلْ اَبُوْ یَزِیْدَ فِی الْبَیْتِ فَقَالَ اَبُوْ یَزِیْدَ ھَلْ فِی الْبَیْتِ اِلَّا اللّٰہُ۔ یعنی کیا ابویزید گھر میں ہے اس نے جواب دیا کہ اس گھر میں سوا خدا کے دوسری کوئی چیز نہیں ہے۔ اور مشائخ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک درویش مکہ معظمہ میں آیا۔ پورا ایک سال بیت اللہ شریف کے مشاہدہ میں بیٹھا رہا اتنے عرصہ میں نہ تو اس نے کچھ کھایا اور نہ پیا اور نہ سویا اور نہ ہی غسل کیا۔ کیونکہ اس کی ارادت خانہ کعبہ کے دیدار میں جمع ہو رہی تھی جو اس کو اپنی طرف منسوب کیا۔ وہی اس کے بدن کی غذا اور جان کا گھاٹ ہوا تھا اور اس سب کی اصل یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ نے اپنی محبت کی خمیر کو جو وہ ایک جوہر تھا جز جز اور تقسیم کیا گیا فرمایا اور ہر ایک کو دوستوں سے اس کی گرفتاری کے اندازے کے موافق اس کل کے اجزا سے ایک جز مخصوص کی پھر انسانیت کا جوش اور طبیعت کا لباس اور مزاج کا پردہ اور روح کا حجاب اس پر چھوڑا یہاں تک کہ وہ جز تمام جزوں کی طاقت کے ساتھ جو اس کے ساتھ پیوند کی گئی ہے اپنی صنعت کی طرف پھرائی ہے۔ یہاں تک کہ کل محبت سب محبت ہوئی اور تمام حرکتیں اور لحظہ اس کے اس کی بندشیں ہوئیں یہ اس لئے تھا کہ ارباب معانی اور اصحاب زبان نے اس کا نام جمع رکھا ہے اور اس معنی میں حسین بن منصورؒ ارشاد فرماتا ہے شعر لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ یَا سَیِّدِیْ وَمَوْلَائِیْ ٭ لَبَّیْکَ یَا مَقْصِدِیْ وَمَعْنَائِیْ ٭ یَا عَیْنَ عَیْنِیْ وُجُوْدِیْ یَا مُنْتَہٰی ھِمَّتِیْ ٭ وَیَا مَنْطِقِیْ وَاِشَارَاتِیْ وَاِیْمَائِیْ ٭ وَیَا کُلَّ کُلِّیْ وَیَا سَمْعِیْ وَیَا بَصَرِیْ ٭ وَیَا جُمْلَتِیْ وَتَبَاعُضِیْ وَاَجْزَائِیْ ٭ یعنی حاضر ہوں میں حاضر ہوں میں اے میرے سردار اے میرے مولا حاضر ہوں میں حاضر ہوں میں اے میرے مقصد اور اے میرے معنیٰ۔ اے میرے وجود کی آنکھ اے میرے وجود اے میرے ارادے کی انتہا اور اے میرے بولنے کی جگہ اور اے میرے اشارے اور ایما اور اے کل کے کل اور اے میری کان اور اے میری آنکھ۔ اور اے میرے کل اور بعض اور جز۔

پس وہ شخص کہ جو اپنے اوصاف میں مستعار ہوتا ہے اپنی ہستی کا ثابت کرنا اس کو عار